قارئین کے خطوط بنام ادارہ

ترتیب: قاری ثناء اللہ خان

جناب مدیر مسئول صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد،،،،،

(۱) علوم الٰہیہ میں افتاء بہت ہی مقدس ہے۔ افتاء کا پوری امت کے ساتھ تعلق ہے۔ اور درس تدریس کے ساتھ امت کے ایک محدود طبقہ کا تعلق ہے۔

(۲) حقیقت میں درس وتدریس کا شعبہ خادم ہے افتاء کا۔ اور درس وتدریس کے شعبہ کا وجود ہے ہی افتاء کے لئے۔

(۳) درس وتدریس میں تحقیق وتدقیق وعمق کی ضرورت بجا ہے۔ لیکن امت میں تجارت وزراعت اور ملازمت وصناعت میں ترقی و عروج نے جدید تحقیقات کی ضرورت کو حدِ لزوم ووجوب پر پہنچا دیا ہے۔

(۴) بقول حضرت شیخ الھندؒ صاحب اور بقول شاہ انور شاہ کشمیریؒ درس وتدریس آسان ہے، اور افتاء مشکل ہے۔

(۵) شق نمبر ۳، ۴ کے لئے امت میں رجال جو اہل افتاء ہوں کم ہیں۔ اور درس وتدریس کے لئے کافی ہیں۔ اگر چہ قحط الرجال دونوں شعبوں میں تسلیم ہے۔

(۶) نیز افتاء کے لئے کچھ اہل افتاء ہیں۔ اُن میں صحت، استعداد وحوصلہ فقدان کے برابر ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوریؒ نے فرمایا تھا کہ صاحب بدائع الصنائع کو اللہ پاک نے فقہ ہی کے لئے پیدا کیا تھا۔ لیکن نہ تو بدائع الصنائع کو دیکھنے والے رہ گئے اور نہ سمجھنے والے رہ گئے۔ آج امت کے مشائخ الحدیث معارف السنن کی جگہ درس ترمذی سے بخاری وترمذی پڑھاتے ہیں۔

(۷) افتاء کے لئے نہ تو رجال رہے۔ نہ ہمت وحوصلہ رہا۔ اور نہ ہی اس کے لئے ایک بورڈ کی تشکیل اور ایک مقام مہیا کرنے والے رہے۔ اور نہ اس سے متعلق سہولیات پر سوچنے والے رہے۔

(۸) آج یہ سوچ بھی معدوم ہوگئی۔ کہ آجکل افتاء کی منصب کے لئے بڑے مفتی صاحبان سے تجربہ حاصل کرنا ضروری سمجھا جائے۔

(۹) احقر چاہتا ہے کہ بنوں ڈویژن کی سطح پر یا بنوں ضلع کی سطح پر بنوں ہی میں ایک مرکزی دارالافتاء کا وجود ظہور میں آجائے۔ جس میں تجربہ کار وجید مفتی صاحبان جو صاحبِ تحریر بھی ہوں۔ اور علوم افتاء سے خاص تعلق بھی رکھتے ہوں۔ ان کی دس سے پندرہ تک پر مشتمل ایک فقہی بورڈ وجود میں آجائے۔ جو دس سے پندرہ دن کے بعد آپس میں بیٹھ سکے۔ اور متعلقہ درپیش مسئلہ پر باہمی بحث، تمحیص، تائید وتردید کرسکے۔ اور جب اشکال زیادہ ہو تو اپنے اکابرین کی طرف رجوع کا جذبہ بھی رکھتے ہوں۔ والسلام

از مفتی معین الدین رئیس دارالافتاء مدینۃالعلوم ورنہ کرک۔